انفس و آفاق

نیلگوں آسمان کے نیچے
سرمئی خاک پر کھڑا اک شخص
ہر طرف دیکھنے پہ قادر ہے
ہر طرح سوچنے پہ قادر ہے

نیلگوں آسمان کے نیچے
سرمئی خاک پر کھڑے ہو کر
ایک خواہش اٹھی کسی دل میں
اک تمنا بسی کسی دل میں

https://emad-ahmad.com/

سوچ میں ایک آرزو اتری
رمزِ ہستی کرید لینے کی
رازِ ہستی کو جان پانے کی
کسی انجان راستے سے پرے
اجنبی دیس میں بسی بستی
تک پہنچنے کی، دور جانے کی
اپنی منزل کو ڈھونڈ پانے کی

نیلگوں آسمان کے نیچے
سرمئی خاک پر کھڑے ہو کر
چارسو ایک سے ہی رستے تھے
چارسو ایک سے اشارے تھے
آسماں ایک سا تھا ہر جانب
ریت ہر سمت ایک طرز کی تھی
کچھ نہیں کھل رہا تھا کس جانب
اپنا پہلا قدم اٹھے آخر

https://emad-ahmad.com/

کون سی سمت میں مسافت ہو
اور ایسی عجب مسافت میں
کیا فقط ذات کی رفاقت ہو

نیلگوں آسمان کے نیچے
سرمئی خاک پر کھڑے ہو کر
چارسو دیکھتا رہا اک شخص
آرزو تولتا رہا اک شخص

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
دل میں اٹھتے ہوئے ہزار سوال
خواہشیں پائدار ہیں کہ نہیں
منزلیں ہیں بھی یا نہیں ہیں کہیں
راستے پٹ سکیں گے کیا تنہا
ہمتیں بڑھ سکیں گی یا کہ نہیں

https://emad-ahmad.com/

نیلگوں آسمان کے نیچے
سرمئی خاک پر کھڑے ہو کر
سوچتے سوچتے بڑھی امید
دیکھتے دیکھتے اٹھا خورشید
راستہ راستی سے نکلے گا
راستی راستے سے ابھرے گی
منزلیں خود بنائے گا وہ شخص
خواہشوں کو دوام خود دے گا
اپنی ہمت کو خود بڑھائے گا
اپنے رستوں کو پاٹ پائے گا
ایک امید، ایک قلب کی آگ
سوچ نے تھام لی شعور کی باگ
ہو گیا پوری ذات کا احراز
ایک لحظے میں کھل گئے کچھ راز

https://emad-ahmad.com/

نیلگوں آسمان کے نیچے
سرمئی خاک پر کھڑے ہو کر
چار سو ایک سا ہی منظر تھا
چار سو ایک سے ہی رستے تھے
اور ہر راستہ حقیقت تھا
اور ہر راستہ عقیدت تھا
مشرق و مغرب و جنوب و شمال
جس طرف بھی نظر پڑی اس کی
اس ہی رستے پہ کھل رہے تھے کمال

نیلگوں آسمان کے نیچے
ایک ادراک ہو گیا یک دم
قلب بھی پاک ہو گیا یک دم
سارے امکان جڑ گئے گویا
راستے خود میں مڑ گئے گویا

https://emad-ahmed.com/

منزلیں اپنی ذات میں نکلیں
آ گہی کے ثبات میں نکلیں

آنکھ کیا دیکھنے پہ قادر ہے
قلب کیا سوچنے پہ قادر ہے
ایک انسان گر سمجھ پائے
کیا سے کیا کھوجنے پہ قادر ہے
نیلگوں آسمان کے نیچے
سرمئی خاک پر کھڑے ہو کر

https://emad-ahmad.com/